OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0177, PP: 397-408

نصاب تعلیم کے اہداف و مقاصد اسلامی تناظر میں: ایک تحقیقی مطالعہ

Curriculum Aims and Objectives in an Islamic Perspective: A Research Study

Published:
01-06-2022
Accepted:
15-05-2022
Received:
31-12-2021

Dr. Uzma Begum
Principal, Govt Postgraduate Girls College khrick Rawalakot, Azad Kashmir
Email: druzma2017@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-1501-788X

Prof. Dr. Mutloob Ahmad
Head of Department of Arabic And Islamic Studies, The University of Faisalabad
Email: dr.matloobahmed786@yahoo.com
https://orcid.org/0000-0003-4009-99909

Muhammad Qasim
Doctoral Candidate, The University of Faisalabad
Email: m.qasim2937@gmail.com
https://orcid.org/0000-0001-7398-6374

Abstract

Islam is a complete code of life and practical religion which is totally different from other religions of the world. Islam wants a dynamic, good character and educated person in the social life. Education is one of the basic factors which differentiates the human being from other creatures and create a sense for social issues. So to seek education is necessary for mankind, thus for Islam made mandatory for every men and women Muslims to get education. Education is directed for specific purposes, objectives and aims. The objectives of Islamic education for individual and society are helping to promote the social life, which are according to the Quran o Sunnah teachings. The basic aim of Islamic education is to enable a Muslim to Belief in the existence and unicity of God (Allah), existence of Angels, the books of which God is the author, existence of Prophets Muhammad and the Day of Judgment Day. Objectives and Aims are necessary for Islamic education system to know the behavioral outcome of the Muslim learners. For the purpose of teaching Islamic education in the formal system of education, the teacher has to formulate beforehand the aims and objectives of Islamic

education at different level of schooling. It is for the need of the modern age to be instilled with pure Islamic values and beliefs from the beginning in a critical, comprehensive and creative manner by using newly revised integrated and dynamic approach to education. The objectives and aims of Islamic education have envisioned to produce the new Muslim generation, which is capable of fulfilling its role as khalifatullah.

Keywords: *Education, Islamic syllabus, Educational Aims, Education Objectives.*

تعارف:

دور جاہلیت سے لیکر عصر حاضر تک کسی نے بھی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کا انکار نہیں ہے۔ تعلیم کسی بھی قوم کے لیے زندگی اور موت جیسی اہمیت رکھتی ہے۔ جیسی قوم نے تعلیم حاصل کی آج وہ قومیں اور تہذیبں زندہ ہیں۔اور جس معاشرہ میں یا قوم نے تعلیم کو اہمیت نہ دی آج وہ اقوام نیست و نابوز ہو گئی۔ ہمیں دینِ اسلام نے آکر دنیا کو استوار اور علم سے مالا مال کیا ہے۔اسلام اس اَن پڑھ اور جاہل معاشرہ میں نازل کیا گیا جس میں جاہلیت اور ظلم نے ہر طرف ہیجے ڈال رکھے تھے۔اسلام نے تعلیمی نظام کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے جو پہلا لفظ بولا ہے وہ بھی تعلیم کی اہمیت کے لیے کافی ہے۔قرآن مجید میں ہے:

"اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ‏ ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ‏ ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ‏ ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ‏ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ‏ ﴿۵﴾"[1]

"(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا"

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر علم کی اہمیت، فرضیت کو بیان کیا گیا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے بھی اپنے فرمودات تعلیم کو بیان کیا ہے. نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

من سلک طریقا یلتمش فیه علما سهل الله له طریقا الی الجنة[2]

"جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ کھول دیتا ہے"

تعلیم کے لیے (Education) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ایجوکیشن لاطینی زبان کا لفظ ہے۔جس کے معنی نشو نما کرنا، تربیت دینا اور پرورش کرنا ہے۔ جہاں تک اُردو میں تعلیم کے معنیٰ اور نوعیت کا تعلق ہے۔لفظ تعلیم عربی لفظ "علم" سے مشتق ہے۔ علم کے معنیٰ جاننا، آگاہی حاصل کرنا ہے۔[3]

تعلیم کی اصطلاحی تعریفیں بہت سے مسلم اور غیر مفکرین نے ذکر کی ہیں۔ مغرب کے مشہور ماہر تعلیم جائن ڈیوی سے یوں تعریف ذکر کی ہے:

"Education its continues reconstruction on reorganization of experience and which add to the meaning of experience and which increases , The ability to direct The course of Subsequent experience"[4]

تعلیم تجربے کی تعمیرِ نو یا تنظیم نو کا نام ہے۔جس کے تجربے کے معانی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جس کی وجہ سے آئندہ پیش آنے والے تجربات کا رخ متعین کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

مسلم مفکرین کے نزدیک تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے انسان کی شخصیت کی ہمہ پہلو تربیت اور اس کے کردار کی تربیت اور تشکیل کی جاتی ہے۔ماہر تعلیم امام غزالی کہتے ہیں:

"تعلیم انسانی معاشرے کے بالغ ارکان کی وہ جدو جہد ہے جو آنے والی نسلوں کی نشو نما اور تشکیل زندگی کے نصب العین کے مطابق ہو"۔[5]

مسلم اور مغربی مفکرین کے مابین تعلیم کے مقاصد میں بہت سا تضاد ہے۔

مغربی لوگ تعلیم کو مادی ضروریات اور آسائشِ زندگی پوری کرنے کی خاطر حاصل کرتے ہیں۔جبکہ مسلم مفکرین تعلیم کو روحانی ٹیکس اور ثواب سمجھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم کو دنیاوی مقاصد کے لیے لازم قرار دیتے ہیں۔نصابِ تعلیم کی بھی بہت سی تعریفات ذکر کی گئی ہیں۔ذیل میں صرف ایک تعریف پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

"انہی تمام سرگرمیاں جو تعلیم حاصل کرنے میں مد اور معاون ثابت ہوتی ہیں اور دوسرا ان کی سرپرستی کرنا ہے۔نصاب کہلاتی ہے"۔[6]

تحقیقی سوال:

کیا ہمارے موجودہ نصاب تعلیم کے اہداف و مقاصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تشکیل دیئے گئے ہیں؟

منہج:

نصاب تعلیم کے اہداف و مقاصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالنے کے لیے کسی ایک جزو یا پہلو کی اصلاح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس کے لیے نظام تعلیم کے سارے اجزاء (یعنی انتظامیہ، استاد، نصاب، طالب علم، نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں اور تعلیم گاہ کے حصول) کی اسلامی تناظر میں تشکیل نو ضروری ہے۔اس مقصد کے لیے اس تحقیق میں تاریخی، تجزیاتی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں بنیادی اور ثانوی ماخذوں سے مدد لی گئی ہے۔اور ان ماخذوں میں سے قرآن کریم، کتب حدیث، تاریخ اسلام، عصری علوم اور نصاب تعلیم کی کتب شامل ہیں۔

نصاب تعلیم کے اسلامی نقطعہ نظر سے اہداف و مقاصد:

نصاب تعلیم وہ شاہراہ ہے جس پر چل کر کسی قوم یا معاشرہ کے مستقبل کا اچھے ہونے یا بُرا ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔نصاب تعلیم کے مقاصد کے متعلق دو طرح کے نظریات ہیں۔

اول اسلامی نقطہ نظر سے مقاصد نصاب

دوسرا غیر اسلامی نقطہ نظر سے نصاب تعلیم کے نصف مقاصد ہیں۔

موجودہ دور میں لبرل ازم اور انفرادیت پسند و جمہوریت کے علم داروں نے تعلیم کو مذہب اور اخلاقیات سے دور کر دیا ہے۔ان کا خیال ہے کہ تعلیم اپنی تہذیبی اقدار اور مذہبی معیارات خیر و شر سے دور دور تک واسطہ بھی نہیں ہے۔اس غلط تصور تعلیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں کو مذہبی ق واخلاقی تعلیم کو موجودہ تعلیمی نظام سے الگ کر دیا حالانکہ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق تعلیم دونوں مقاصد کے پیش حاصل کرنی چاہیے اسی تعلیم کا نتیجہ یہ بھی نکلا کہ مغربی لوگ بد عقیدگی دہریت کی طرف رواں دواں

ہو گئے۔ اگر انہی آزاد اور عقیدہ سے خارج تعلیم کا جائزہ لیا جائے تو درج ذیل چیزیں سامنے آتی ہیں۔

عقیدہ اور مذہب سے آزاد ایسی تعلیم اجتماعی تصورات پیدا کرنے میں ناکام رہی ہے۔

ایسی تعلیم کسی نظریہ یا نصب العین سے خالی رہ کر معاشرہ کو اجتماعی سوچ کی بجائے انفرادیت کی طرف لے آئی۔

عقیدہ سے خالی تعلیم نئی نسل کے قلب و روح اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔

مذہب سے آزاد تعلیم صرف مادی ضروریات اور زندگی کی آسائش کی خاطر حاصل کی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قوم اپنی تہذیبی اور مذہبی روایات سے کوسوں دور ہو گئی ہے۔

علم کی وحدت، مہارت اور مرکزیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

خود مغربی محققین کو بھی اس بات کا ادراک ہے جسے والٹرلپ (Weltalipp) کہتے ہیں:

اسکول اور کالج دنیا میں ایسے افراد بھیجتے رہے ہیں جو اس معاشرے کے تخلیقی اُصولوں کو نہیں سمجھ پاتے جس میں انہیں رہنا ہے۔ اپنی ثقافت روایت سے محروم نئے تعلیم یافتہ مغربی افراد اپنے دامن اور جذبات میں مغربی تہذیب کے تصورات اُصولوں اور بنیادوں کا کوئی احساس نہیں رکھتے۔ اگر یہی حال رہا تو موجودہ تعلیم آخر کار مغربی تہذیب کو تباہ کر دے گی۔[7] مقاصد نصاب تعلیم میں مقاصد کا عمل دخل ہی کافی ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں کسی بھی نصاب کو تشکیل دینے سے پہلے مقاصد اہداف کا تعین کیا جاتا ہے۔ جیسے پہلی تعلیمی کانفرنس منعقدہ 27 نومبر 1947ء کو مقاصد تعلیم درج ذیل ذکر کیے گئے ہیں:

کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا اس لئے تعلیم کو اسلامی نظریہ حیات سے ہم آہنگ کرنا، یعنی افراد کو اسلامی نظریہ حیات کا سپر پاور بنانا۔

معاشرتی، جمہوریت اور انصاف کو فرغ دینا۔

فرد کی شخصیت کی نشو و نما کرنا۔

نوجوانوں میں جمہوریت کی بنیادی قدروں کو فروغ دینا۔

نوجوانوں کو آزدی کی قدر و قیمت کا احساس دلانا۔

لوگوں میں نظم و ضبط کے شہری اوصاف پیدا کرنا۔

عوام میں خدمتِ خلق اور قومی وحدت کا احساس پیدا کرنا۔[8]

پاکستان میں بننے والی تعلیم کمیشن یا پالیسوں کا اگر نظر جائزہ لیا جاے تو کچھ تعلیمی پالیسوں میں تو مذہبی تعلیم کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور کچھ ایسی بھی ہیں جن میں مقاصد تعلیم پر مذہب یا اسلامی انقلاب کی روایات غالب رہی ہیں۔ جیسے قومی تعلیمی کمیشن 1959ء کے ابتدائی تعلیم کے مقاصد میں اسلامی یا مذہبی تعلیم کو بالکل ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔

بچوں کی اخلاقی، جسمانی اور دینی نشو و نما کرنا۔

بچوں میں تجسّس، محبت اور دیانتداری کی عادت کی بنیاد ڈالنا۔

بچوں کو اپنے ارد گرد کے ماحول کو سمجھنے کے قابل بنانا۔

بچوں کو اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ کرنا۔

بچوں کو صنعتی تعلیم کی طرف راغب کرنا تاکہ وہ بہترین کارکن بن سکیں۔[9]

مذکورہ تعلیمی نصاب کے مقاصد کے برعکس تعلیمی پالیسی 1978ء جو کہ ضیاء الحق کے دور میں منظور ہوئی تھی۔اس میں اسلامی تعلیم اور اسلامی اقدار و روایات کو بہت ہی اہمیت دی گئی ہے۔ مقاصد تعلیم ملاحظہ ہوں:

تعلیم کا مقصد پاکستان کے عوام او طلبہ میں اسلام سے وفاداری اور مسلم قومیت کے نظریہ کی اطاعت کا شعور پیدا کرنا تاکہ وہ ملک کے مختلف صوبوں کے افراد اور اقلیتوں کے ساتھ حق و انصاف کی بنیاد پر اتحاد کو مستحکم کر سکیں اور مل جل کر رہنے کے قابل ہو سکیں۔

ہر طالب علم میں شعور پیدا کرنا کہ وہ پاکستانی قوم کا رکن اور اُمتِ مسلمہ کی جزو سے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک طرف دنیا کے مسلمان بھائیوں کی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کرے اور دوسری طرف وہ دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلائے۔

قرآن وسنت کے مطابق فرد میں ایک سچے مسلمان کے کردار و سیرت کے اوصاف پیدا کرنا اور انہیں فروغ دینا۔

ذات و عقیدہ کی تفریق کے بغیر ملک کے تمام شہریوں اور خصوصاً جوانوں کو ایک حد تک بنیادی تعلیم مہیا کرانا تاکہ وہ ملک کی تعمیر میں حصہ لینے کے قابل ہو سکے۔

جوانوں میں نظم وضبط اور تعلیم کی لگن پیدا کرنا اور انہیں باور کرانا کہ تعلیم ایک مسلسل عمل ہے۔

ملک میں سائنسی اور تکنیکی تربیت و تحقیق کو ترقی دینا اور اسے سماجی ترقی کے لیے استعمال کرنا تاکہ ملک کے مستقبل کا تحفظ ہو۔[10]

نصاب تعلیم کے مقاصد ے علاوہ اہداف تعلیم بھی پاکستان کی مختلف پالیسوں میں مختلف نظر آتے میں جیسے پاکستان میں جامع تعلیمی پالیسی سمجھی جانے والی 1998ء کی تعلیمی پالیسی میں اگر اہداف تعلیم پر غور کیا جائے تو اہداف میں اسلامی یا مذہبی تعلیم بالکل شامل ہی نہیں ہے۔

بنیادی تعلیم کو آفاقی بنا کر خواندگی کی قابل احترام سطح حاصل کرنا۔

معیاری تعلیم فراہم کرنے کا اہتمام کرنا اور ہر سطح پر صنعتی عدم مساوات کو قائم کرنا۔

نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا۔

تعلیم کو با مقصد بنانا اور فرد سے منسلک کرنا۔

یونیورسٹیوں میں بین الاقوامی معیار کی تسلم شدہ تحقیق کی حوصلہ افزائی کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کے معیار کو ترقی دینا۔

امتحانی نظام کی اصلاح کرنا۔

ایک موثر غیر مرکزی انتظامی ڈھانچہ کو ترقی دینا۔[11]

اگر پاکستان میں بننے والی تعلیمی پالیسیوں کا منظر تمام جائزہ لیا جائے تو تقریباً تمام مبہم قسم کے اہداف ذکر کیے گئے ہیں۔مثلاً1998ء کی تعلیمی پالیسی میں شرح خواندگی میں اضافہ کرنا ہے۔لیکن شرح خواندگی کو فیصد میں نہیں ذکر کیا گیا ہے۔

نصاب تعلیم کی بنیادیں:

نصاب اصل میں کسی قوم یا معاشرہ کی روحانی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی اُمنگوں کا خواب ہوتا ہے۔ جس پر پوری قوم کی اُمیدیں اور نظریں ہوتی ہیں۔ تعلیم با مقصد، موثر اور معاشرتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ کرنے کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے

چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ دورِ جدید جو کہ سائنس و ٹیکنالوجی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ مغربی ممالک نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر پوری اسلامی دنیا کو یر غمال بنا رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی ممالک اپنے نصاب کو فرد کی جسمانی ،روحانی، ذہنی، معاشی اور معاشرتی ضرورتوں کے مطابق تشکیل دیں۔ ذیل میں نصاب کی بنیادیں ذکر کی جاتی ہیں۔ جیسے اشیاء کے بغیر عمارت مکمل نہیں ہو سکتی اسی طرح یہاں ان بنیادوں کے بغیر نصاب مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔

نظریاتی بنیادیں:

نصاب کی تدوین و تشکیل کسی نہ کسی نظریہ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ نظریات سے خالی افراد اقوام نہیں اشخاص کہلاتے ہیں۔ نصاب تعلیم کسی نہ کسی نظریہ کے بعد ہوتا ہے۔

جیسا کہ ایک محقق رقمطراز ہیں۔

"اسلامی معاشرہ میں مکتب کا یہ بنیادی مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک نصاب تعلیم کو پوری طرح اسلامی نقطہ نظر سے ہم آہنگ نہ کیا جائے"۔[12]

ایک اور محقق نے اسلامی بنیادوں کو یوں بیان کیا ہے:

اسلام کی سب سے اول بنیاد توحید ہے۔ اللہ واحد ہے۔ اور اپنی تمام صفات حسنہ کے ساتھ وہ حاکم اعلیٰ اور قادر مطلق ہے۔

اس کی دوسری بنیاد عقیدہ رسالت ہے جس کے ساتھ ختم نبوت کا تصور بھی شامل ہے یعنی عملی زندگی میں رہنمائی کافی ہے۔ جو مسلمان ہو گا وہ یہیں سے راہنمائی حاصل کرے گا۔

اس کی تیسری بنیاد آخرت، خدا کے سامنے جواب دہی کا محکم تصور ہے۔[13]

معاشرتی بنیادیں:

ہر نصاب کسی نہ کسی معاشرہ یا لوگوں کے گروہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ پھر نصاب تعلیم سے معاشرہ یا تو درست سمت کی طرف گامزن ہو جاتا ہے یا کسی تباہی و زوال کی جانب چلا جاتا ہے۔ لہٰذا نصاب معاشرہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا جائے۔ جیسے تعلیم کی جہتیں میں ہے۔ معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے ایسے مضامین رکھے جاتے ہیں جو جدید دور کا ساتھ دے سکیں۔ اور جن کی معاشرہ شدید ضرورت محسوس کرتا ہو۔ مثلاً سائنس اور ٹیکنالوجی کے مضامین کو نصاب میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اور ایسے مضامین جن کی وجہ سے معاشرہ ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ ان کی شمولیت بھی ضروری ہے۔[14]

نفسیاتی بنیادیں:

نصاب تعلیم زیادہ تر چھوٹی یا نوجوانوں کے لئے تشکیل دیا جاتا ہے۔ لہٰذا نصاب کی تدوین کے وقت بچے کی نفسیات کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ تعلیم تربیت میں نصاب کا عمل دخل بہت ہی زیادہ ہے۔ نفسیات کی رو سے تجربے کی ضروتوں کے ساتھ ساتھ اس کی خوہشات، رجحانات کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ مولانا ابوالحسن ندوی نے نصاب تعلیم اور نفسیات کے تعلق کو اس یوں بیان کیا ہے:

" یہ نصاب آیا تو پورے نفسیات کے ساتھ آیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ نصاب تعلیم کی نفسیات (Psychalogy) ہوتی ہے۔ اور جس نصاب تعلیم کی نفسیات نہ ہو وہ پانی کی سطح پر اندر نہیں اُترا۔[15]

معاشی بنیادیں:

نصاب کی تعلیم میں معاشی بنیادوں کا عمل دخل بھی ہے۔نصاب تعلیم ایسا ہو جس سے معاشی مسائل اور ملک کا معاشی بحران ختم ہو جائے۔لوگوں کی آمدنی کے ذرائع و وسائل مہیا ہوں۔معاشرے میں خوشحالی اور آسودگی ہو۔نصاب سازی میں فرد کی معاشی خوشحالی اور معاشرتی ترقی کا مسئلہ بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔تعلیم کا مقصد یہی نہیں کہ افراد کی ذہنی نشوونما کرکے ان کو معاشرے کی اہم شخصیت بنادے۔ملک تعلیم کے ذریعے افراد کی معاشی حالت کو بھی بہتر بنانا ضروری ہے۔افراد کی ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ معاشی خوشحالی بھی ضروری ہے۔[16] معاشی بنیادوں کی وجہ سے محققین نے عصر حاضر میں پیشہ ورانہ یا ہنر ورانہ تعلیم پر بہت ہی زور دیا ہے۔نصاب کی تدوین میں ایسا لائحہ عمل تجویز کیا جائے کہ بچے سکولوں میں عملی طور پر دست کاری کے نمونے پیش کریں۔ہر جدید نصاب تعلیم کے تحت مدارس میں چھوٹی صنعتوں کا اہتمام ضروری ہے۔ان سے ملکی معیشت مستحکم ہوتی ہے۔اور طلبہ یا ان کے والدین کو معاشی لحاظ سے فکر مندی نہیں رہتی۔تجارت اسلام کا پسندیدہ پیشہ ہے۔اور اس پیشے کو اختیار کرنے کی بارہا تاکید آئی ہے۔اس لئے اقتصادی مسئلے پر قابو پانے کے لئے نصاب میں پیشہ ورانہ تعلیم پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔[17]

اسلامی نقطہ نظر سے نصاب تعلیم کے عمومی مقاصد:

اللہ تعالیٰ کی معرفت:

نصاب تعلیم کا اسلامی نقطہ نظر سے سب سے بڑا مقصد معرفت الٰہی کا حصول ہے۔کیونکہ انسان کا دنیا میں آنے کا بھی سب سے اولین مقصد یہی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان ہو جائے۔انسان اللہ کی عبادت کرے اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرے۔

ایک محقق قمطراز میں مدرسے کے اولین فرض اسلامی اقدار کا فروغ ہے جو کہ طالب علم کو ایک سچا مسلمان بنا سکیں۔آسانی اور سمجھ کے لیے اطلاقی اقدار کو ہم تین بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

عقائد عبادات معاملات[18]

اسلام میں معاملات کو بہت ہی اہمیت حاصل ہے۔معاملات سے متعلقہ چند ذیل کے اسلامی اقدار میں شامل کیا جائے۔

ایفائے عہد بے تعصبی سادگی فرض شناسی سچ بولنا ہمدردی اچھے کاموں میں تعاون اور برے کاموں کو روکنا رفاہ عامہ تبلیغ دین جذبہ خدمت[19]

تزکیہ نفس:

نصاب تعلیم کے مقاصد میں سے ایک اہم مقاصد تزکیہ نفس بھی ہے۔تعلیم کا مقصد تشکیل نفس کرنا ہے۔انسان کا نفس ہی اسے بری اور غلط باتوں پر ابھارتا ہے۔اور پھر بچے یا نوجوان کا نفس جو ابھی شعور اور لاشعور کے مراحل سے گزر رہا ہے۔اس پر تو زیادہ خواہشات کا اثر ہو سکتا ہے۔اس وجہ سے بھی تزکیہ نفس ضروری ہے۔

ملت بیضا کی تربیت:

علامہ عابد خان لکھتے ہیں:

روئے زمین پر جب سے انسان نے قدم رکھا ہے اور خلیفۃ اللہ کے منصب پر فائز ہوا تو تہذیب و تمدن کے لحاظ سے انسان مختلف ارتقائی منزلوں سے گزرا۔ عمرانیات کا طالب علم اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف ادوار میں نئی تہذیبیں ابھریں اور مٹ گئیں۔ خداوند کریم نے ہر دور میں انسان کی اصلاح اور ہدایت کے مواقع باہم پہنچائے اور مختلف اوقات میں اپنے نبیوں اور رسولوں کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

" كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ "[20]

" (ابتداء میں) سب لوگ ایک ہی دین پر جمع تھے، (پھر جب ان میں اختلافات رونما ہو گئے) تو اللہ نے بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبروں کو بھیجا، اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں میں ان امور کا فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرنے لگے تھے"

"تاہم انسانیت پر ان تعلیمات کا دور میں اثر قائم نہ ہوا جس سے انسانیت کو فلاح دارین کی ضمانت حاصل ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے خداوند کریم نے اپنے آخری نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ ایک ایسی امت کی اساس رکھیں اور اس کو تربیت باہم پہنچائیں"۔[21]

تعمیر انسانیت:

اللہ تعالی نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء اور رسل مبعوث فرمائے۔ ان سب کو نازل کرنے کا مقصد انسان کی ہدایت کا سامان کرنا مطلوب تھا۔ یہی مقصد تعلیم کا بھی ہے۔ تعلیم کا مقصد بھی انسانیت کی تعمیر ہے۔ اس ضمن میں مشتاق احمد گورایہ لکھتے ہیں:

اسلامی علم اور تعلم کو حیات انسانی کے لئے اس طرح ناگزیر سمجھتا ہے کہ جس طرح طبعی زندگی کے لئے ہوا اور پانی۔ یہی وجہ ہے کہ ابو المعاشرت علامہ ابن خلدون نے تعلیم کو انسان کی فطری غذا قرار دیتے ہیں۔ پھر جس طرح جسم کی صحت مندانہ پرورش متوازن غذا پر موقوف ہے۔ اس طرح حیات انسانی کی بالیدگی اور توانائی بھی متوازن تعلیمی تغذیہ پر منحصر ہے۔[22] اسلامی تعلیم کا مقصد اور توجہ انسان ہی ہے۔ لہٰذا نصاب میں ایسے نظریات اور ابواب شامل کیے جائیں جن سے انسان کی مکمل تعمیر ہو سکے۔

اعلاء کلمتہ اللہ:

تعلیمی نصاب ایسا تدوین دینا چاہیے جس کا مقصد اعلاء کلمتہ اللہ ہو۔ خورشید احمد رقمطراز ہیں۔ تعلیم کا مقصد اس نظریہ کا استحکام اور اس کی اشاعت و ترویج ہے۔ جو ہمارے قومی وجود کی بنیاد ور اساس ہے۔ اسلام انفرادی اور اجتماعی زندگی کی بنیاد نسل و رنگ یا جغرافیائی وجود کو نہیں نظریہ اسلام کو قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہماری تعلیم کا اولین مقصد اسلامی نظریہ کی تعلیم اور اس کے تقاضوں کا احساس پیدا کرنا ہے۔ تعلیم کا مقصد بہتر انسان پیدا کرنا ہے۔ اور ہماری قومی تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ اچھے انسان پیدا کرے۔ ایسے انسان جو اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہوں۔ اور جو زمین پر خدا کے دین کو قائم کرنے اور اس کے کلمے کو بلند کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔[23]

بچوں کی جسمانی، ذہنی اور روحانی نشوونما:

اس سلسلہ میں محمد رضی الدین صدیقی لکھتے ہیں:

"ہر فرد کی زندگی کے دو بڑے پہلو ہوتے ہیں۔" انفرادی اور اجتماعی" پھر انفرادی زندگی میں تین ذیلی شعبوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ یعنی جسمانی، ذہنی اور روحانی زندگی۔ تعلیم و تربیت کا معیار یہ ہونا چاہیے کہ وہ فرد کی زندگی کے ان مختلف پہلوؤں کو بھی نظر انداز نہ کرے"۔[24]

سائنسی علوم کا حصول:

قرآن مجید نے متعدد مقامات پر غور و فکر اور تدبر کی دعوت دی ہے۔اور حدیث مبارکہ میں علم کا حاصل کرنا مرد اور عورت پر لازم ہے۔ پھر کچھ احادیث میں چین جا کر بھی علم علم حاصل کرنے کا ذکر ہے۔ سب باتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں اگر اسلام کی ابتدائی اور لازمی تعلیم کے علاوہ سائنسی علوم بھی حاصل کرنے چاہیے۔ تسخیر کائنات کے متعلق بہت سی قرآنی آیات ہیں۔ لہٰذا اس وقت یہی ممکن ہو سکتا ہے جب ہم مروجہ سائنسی علوم پر خاصی توجہ دیں۔ پھر دنیا آج سائنس کی بدولت اپنی طاقت کا مظاہرہ ایٹم بم کی صورت میں دکھاتی ہے۔ایک طرف ہم جہاد کی فرضیت اور تیاری کے مناقب و فضائل بیان کرتے ہیں۔مگر ایٹم بم وغیرہ تیار کرنے کے لئے سائنس دان نہیں پیدا کرتے جبکہ ہمارے اسلاف میں بہت سے ایسے افراد بھی گزرے ہیں جو عالم ہونے کے ساتھ ساتھ فلاسفر اور سائنس دان بھی تھے۔جیسے فخر الدین رازی، بو علی سینا، عمر خیام وغیرہ۔ لہٰذا نصاب تعلیم کا مقصد سائنس دان بھی پیدا کرنا ہو۔ مگر ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے سائنسی علوم کو مغرب کے لحادی نظریات سے پاک وصاف رکھا جائے۔

عصر حاضر میں نصاب تعلیم کے اسلامی نقطہ نظر سے اہداف:

ابتدائی تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے ہو۔پرائمری سطح پر ہر بچے کو قرآن مجید ناظرہ پڑھنا، نماز کا طریقہ، طہارت کے ضروری مسائل اور اخلاقیات کی تعلیم مکمل ہونی چاہیئے۔ زبان کی مہارتوں میں سننے ، بولنے ، لکھنے اور پڑھنے کی مہارتیں شامل ہیں۔

ابتدائی تعلیم کی سطح پر بچے کو پڑھنے لکھنے کے ساتھ کم از کم قومی زبان میں مہارت ہونی چاہیے۔زبان کی مہارتوں میں سننے، بولنے، لکھنے اور ہر طرح کی مہارتیں شامل ہیں۔

روز مرہ امور کے لئے حساب وکتاب جن میں بنیادی ریاضی کی تعلیم مکمل ہونی چاہیے۔

روز مرہ استعمال میں ہونے والی انگریزی کا علم ہونا چاہیے۔

معاشرتی علوم میں پاکستان سے متعلق بنیادی معلومات بھی ہونی چاہیے۔اور وطن کے حوالہ سے بچوں میں صحت راسخ کرنے کا سامان بھی ہونا چاہیے۔ پاکستان میں نصاب تعلیم ایسا ہو جس سے طلبہ میں جذبہ ایثار، اخوت، محبت اور پاکستان پر جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

بچوں میں مشاہدے، تجسّس اور جستجو کا جذبہ اور ان سے متعلق آگاہی پیدا کرنا اور بچے کے اندر مسائل حل کرنے کی اہلیت اور تخلیقی صلاحیت پیدا کرنا۔

ایسا نصاب تعلیم تشکیل دینا جس سے طلبہ کے اندر تحقیق ق تخلیق کی صلاحیت پیدا ہو۔ پاکستان میں اعلی تعلیم میں

تحقیق مغربی دنیا کے مقابلہ میں بہت ہی ناقص ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں نئی ایجادات مغرب کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔

دنیا بھر سمیت پاکستان میں بیروزگاری ایک نہایت ہی سنگین مسئلہ ہے۔لہٰذا نصاب تعلیم کو دو حصوں میں تشکیل دے کر غبی اور کند ذہن طلبہ کے لئے ہنر اور دستکاری کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

سفارشات:

پاکستان میں نصاب تدوین کرنے والی کمیٹی میں مختلف علماء اور اسلامی محققین کو شامل کرنا چاہیے۔

پاکستان میں پرائمری کی سطح تک کم ز کم دینی اور دنیاوی تعلیم پہنچانے کا انتظام ریاست کے ذمہ ہونا چاہیے۔اور ریاست پرائمری سطح تک اسلام کا بنیادی علم بچوں تک پہنچانے کی ذمہ دار ہے۔

ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دینی چاہیے اور مادری زبان میں ہی نصاب تدوین کیا جائے۔

مروجہ ابتدائی نصاب کو دوبارہ تدوین کرنے کی سفارش کی جاتی ہے کیونکہ مروجہ نصاب سے ما قبل ذکر کئے گئے مقاصد کا حصول ناممکن ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے متعلق بنیادی معلومات بھی ابتدائی نصاب میں شامل کرنی چاہیے۔

خلاصۃ البحث:

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ آج کا نصاب تعلیم ہے۔ یہ نصاب تعلیم نہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے اور نہ ہی مسلمانوں کی عصری ضروریات پوری کرتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس نظام تعلیم کو بدلیں۔ اسلامی تقاضوں اور عصری ضروریات کے مطابق اس کی تشکیل نو کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کے غائیت و اہمیت اور اس کی موجودہ صورت حال کو سمجھا جائے۔ اور اس کی اسلامی تشکیل نو کے منہج اور طریقہ کار پر غور کیا جائے۔ اس کے لیے درکار اہلیتوں کا تعین کرکے ان کے حصول کی تگ و دو کی جائے۔ اور یہ سوچا جائے کہ اس کام کو کس طرح بہتر سے بہتر انداز میں اسلامی تناظر میں ڈھالا جائے تاکہ ہمارے موجودہ نصاب تعلیم کے اہداف و مقاصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پورے اتر سکیں۔ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہم سب کو نظام تعلیم کے سارے اجزاء کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 العلق، الآیۃ: 1-5

Al ʿAlaq, Al Āyah:1-5

2 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، ناشر: اسلامی کتب خانہ، لاہور، ج: 2، ص: 181

Tirmidhī, Muḥammad bin ʿīsā, Jāmiʿ Tirmidhī, (Nāshir: Islāmī Kutub Khānah, Lahure),

Vol:2, P:181

3 مصنفین، شعبہ ٹیچر ایجوکیشن، تعلیم کی جہتیں، ناشر: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ص: 11

Authors, Department of Teacher Education, Ta´līm Kī Jihatain, (Nāshir: Allama Iqbal Open University, Islamabad), P: 11

4 محمودہ طاہرہ، ایجوکیشنل منیجمنٹ کیڈٹ گائیڈ، ناشر: ڈوگر برادرز پبلشرز، لاہور، 1999، ص: 47

Maḥmūdah Ṭājirah, Educational Management Cadet Guide, (Nāshir: Dogar Brothers Publishers, Lahore, 1999ac), P: 47

5 تعلیم کی جہتیں، ص: 13

Ta´līm Kī Jihatain, P: 13

6 ایجوکیشنل منیجمنٹ گائیڈ، ص: 78

Educational Management Guide, P: 78

7 تعلیم کی جہتیں، ص: 22

Ta´līm Kī Jihatain, P: 22

8 ایضاً، ص: 56

Ibid, P:22

9 ایضاً، ص: 70

Ibid, P:70

10 ایضاً، ص: 76

Ibid, P:76

11 ایجوکیشنل منیجمنٹ گائیڈ، ص: 70

Educational Management Guide, P: 70

12 مسعود ثمر فاطمہ، مکتب بطور تربیتی ادارہ، ناشر: ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ص: 471

Mas´ūd Thamar Fātimah, Maktab Baṭawr e Idārah, (Nāshir: Idārah Thaqāfat Islāmiyyah, Lahore), P: 471

13 ایس ایم شاہد، اسلام اور جدید وعمرانی افکار، ناشر: ریورنیو بک پیلس، لاہور، ص: 325

SM Shāhid, Islām Awar Jadīd ´imrānī Afkār, (Nāshir: Revue Book Palace, Lahore), P: 325

14 تعلیم کی جہتیں، ص: 325

Ta´līm Kī Jihatain, P: 325

15 ندوی، ابوالحسن، نظام تعلیم، ناشر: سید احمد شہید اکیڈمی، دہلی، 2012ء، ص: 93

Nadwī, Abū Al Ḥassan, Niẓām e Ta´līm, (Nāshir: Sayyed Aḥmad Shahīd Academy, Delhi, 2012ac), P: 93

16 تعلیم کی جہتیں، ص: 331

Ta´līm Kī Jihatain, P: 331

17 ایضاً، ص: 330

Ibid, P:330

18 اسلام اور جدید وعمرانی افکار، ص: 522

Islām Awar Jadīd ´imrānī Afkār, P: 522

19 ایضاً، ص: 524

Ibid, P:524

20 البقرہ، الآیۃ:213

Al-Baqarah, Al Āyah: 213

21 غلام عابد خاں، عہد نبوی ﷺ کا نظام تعلیم، ناشر: مشتاق بک کارنر، لاہور، ص:58-57

Ghulām ʹAbid Khān, ʹAhd e Nabawī ﷺ Kā Niẓām e Taʹlīm, (Nāshir: Mushtāq Book Corner, Lahore), P: 58-57

22 گورایہ، مشتاق احمد، علم التعلیم، ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ص:19

Gūrāyah, Mushtāq Aḥmad, ʹIlm al Taʹlīm, (Nāshir: Institute of Policy Studies, Islamabad), P: 19

23 احمد خورشید، نظام تعلیم نظیرہ اور روایت مسائل، ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، اسلام آباد، 1981، ص:38

Aḥmad Khurshayd, Niẓām e Taʹlīm Naẓriyah Awar Riwāyat Msā,il, (Nāshir: Idārah Taʹlīmī Taḥqīq, Islamabad, 1981ac), P: 38

24 صدیقی، محمد رضی الدین، تعلیم کا مسئلہ، ناشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص:12

Ṣiddīqī, Muḥmmad Raḍī al Dīn, Taelīm Kā Mas,lah, (Nāshir: Muqtadarah Qūmī Zubān, Islamabad), P: 12